۷۸۶ ہوالکل یا معین

مسلمان اور مہاراجہ الور

یعنی

عید الفطر ۱۳۴۳ھ کے موقع پر

ہز ہائینس مہاراجہ الور کی وہ تقریر جو انہوں نے خود عیدگاہ

میں تشریف لیجا کر اپنی مسلمان رعایا کے سامنے کی

اور اس کو

ہندوستانی مسلمانوں کی آگاہی کیلیے

حسن نظامی دہلوی نے شائع کیا

جون سنہ ۱۹۲۵ عیسوی

تعداد اشاعت پانچ ہزار مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی بلا قیمت

وہ ہرگز متعصب نہیں ہے۔

بہت سی باتیں دنیا میں غلط مشہور ہو جاتی ہیں، حالانکہ ان کی اصلیت شہرت کے برعکس ہوتی ہے جیساکہ میں نے مہاراجہ کشمیر کی نسبت اس سے زیادہ تعصب کی خبریں سُنی تھیں۔ مگر جب میں ان سے خود ملا اور مفصل باتیں ہوئیں تو ان کو ازحد بے تعصب، اور مسلمانوں کا ہمدرد و خیر خواہ پایا۔

اب تو میں مہاراجہ بھرت پور کی نسبت بھی یہ امید کرتا ہوں کہ ان کی نسبت جو کچھ مشہور ہے وہ بھی مبالغہ سے خالی نہ ہوگا، اور اگر اصلی حالات مہاراجہ کے سامنے آجائینگے تو وہ ضرور ٹوٹی ہوئی مسجدوں کو تعمیر کرا دیں گے۔

اسی جون ۱۹۲۵ء کے وسط میں ایک صاحب نے مجھ سے کہا جو مہاراجہ بھرت پور سے ملے تھے کہ ہزہائنس فرماتے تھے کہ حسن نظامی بہت خطرناک اور بڑا آدمی ہے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ اگر مہاراجہ بھرت پور نے ایسا کہا بھی ہوگا تو غلط فہمی کے سبب کہا ہوگا کیونکہ جس طرح ہندو والیان ریاست کو مسلمان اخبار اور مسلمان والیان ریاست کو ہندو اخبار جھوٹ موٹ باتیں ان کے ساتھ منسوب کرکے بدنام کر دیتے ہیں اور جس طرح مجھ کو بھی بے اصل اور فرضی تعصبات کے سبب بدنام کیا جاتا ہے اسی طرح مہاراجہ بھرت پور کو بھی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور محض اپنی بات کے لیے وہ اب تک ضد کر رہے ہیں۔ ورنہ وہ خود چند روز کے بعد شکستہ مساجد کو بنوا دیں گے۔

میں مہاراجہ الور کی عیدگاہ والی تقریر بطور اظہار شکرگزاری تمام مسلمانان ہند کی اطلاع کے لیے عام طور سے شائع کرتا ہوں تاکہ ہر علاقہ کے مسلمان مہاراجہ الور کے شکرگزار ہوں کہ اسلام نے ہم کو یہی سکھایا ہے کہ جو آدمیوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کے بھی ناقابل رہتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ ہزہائنس مہاراجہ الور کی نسبت جس قدر غلط فہمیاں مسلمانوں

میں ہیں وہ اس تقریر سے دور ہو جائیں گی۔ نیز خود مہاراجہ الور جب مسلمانوں کی عام شکرگزاری کو محسوس کریں گے تو ان کا دل اس سے زیادہ مسلمانوں پر مہربان ہو جائیگا اور یہی خوش گوار تعلقات رفتہ رفتہ حاکم و محکوم کو آپس میں مربوط اور وابستہ کردیں گے جو ایک خوش حال حکومت کے بقاؤ ترقی کے لیے ازبس ضروری ہے۔

حسن نظامی دہلوی

۱۹ر جون ۱۹۲۵ء

جنرل ہز ہائنیس راج راجیشور بھارت دھرم پربھاکر سوائی مہاراج شری جے سنگھ جی ویریندر شرومنی دیو جی-سی-ایس-آئی-جی-سی-آئی-ای والی ریاست الور کی وہ مشہور تقریر جو انہوں عید الفطر ۱۳۴۳ھ کو بمقام عیدگاہ الور اپنی مسلمان رعایا کے سامنے فرمائی

اللہ

میری پیاری مسلمین رعایا!

آج یہ پہلا ہی موقع نہیں ہے جبکہ خدا پاک کی مسجد گاہ کے در پر میں آن پہنچا

پندرہ ہزار روپے کی منظوری دی جاتی ہے جس کے علاوہ پانچ ہزار روپیہ چاروں طرف باغ کی تعمیر کے اور قریب پانچ ہزار شامیانہ کی تیاری کے ہوں گے۔

اِس تقریر کا مسلمانوں کی طرف سے جواب

حضور انور!

آج مسلمان رعایائے سرکار۔ روزے پورے ہو جانے کا شکریہ خداوندی ادا کرنے کے لیے عیدگاہ میں موجود ہے۔ نیز اس مبارک موقع پر انسانی دلجوئی و دل افزائی کے لیے بندگانِ عالی کی تشریف آوری مسلمانوں کے دلوں پر ابرِ رحمت کا نمونہ بن رہی ہے۔ اس لیے وہ لہلہاتے ہوئے دل یوں ترانہ سنج مسرت ہیں ؎

روزے کھلے اک جہاں نے روزی پائی
ہیں عید کا چاند بندگانِ عالی

اِس تشریف آوری۔ رونق بخشی۔ قدم رنجہ فرمائی حضور پر نور کا شکریہ مع دیگر احسانات بیغایات، بے بضاعتی کے سبب ادا کرنے سے معذوری ہے۔ امید کہ اس معذوری کو مراحم خسروانہ کے بدولت معاف فرمایا جائے گا۔ اخیر میں اب اس مختصر معروضے کو دعائے دولت و اقبال پر ختم کیا جاتا ہے اور عرض ہے کہ ؎

عمرت دراز باد کہ تا دورِ مشتری
ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری

پیش کردہ حکیم محمد عمر فصیح۔ یکم شوال ۱۳۴۳ھ

(جری تحریر نود)

میں ہیں وہ اس تقریر سے دور ہو جائیں گی۔ نیز خود مہاراجہ الور جب مسلمانوں کی عام شکر گزاری کو محسوس کریں گے تو ان کا دل اس سے زیادہ مسلمانوں پر مہربان ہو جائیگا اور یہی خوش گوار تعلقات رفتہ رفتہ حاکم و محکوم کو آپس میں مربوط اور وابستہ کردیں گے جو ایک خوش حال حکومت کے بقاؤ ترقی کے لیے ازبس ضروری ہے۔

حسن نظامی دہلوی

۱۹ر جون ۱۹۲۹ء

جنرل ہز ہائنیس راج راجیشور بھارت دھرم پربھاکر سوائی مہاراج شری جے سنگھ جی ویریندر شرمونی دیو جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔ای والی ریاست الور کی وہ مشہور تقریر جو انہوں نے عید الفطر ۱۳۴۳ھ کو بمقام عیدگاہ الور اپنی مسلمان رعایا کے سامنے فرمائی

اللہ

میری پیاری مسلمین رعایا!

آج یہ پہلا ہی موقع نہیں ہے جبکہ خدا پاک کی مسجد گاہ کے در پر میں آن پہنچا

پندرہ ہزار روپئے کی منظوری دی جاتی ہے جس کے علاوہ پانچ ہزار روپیہ چاروں طرف باغ کی تعمیر کے اور قریب پانچ ہزار شامیانہ کی تیاری کے ہوں گے۔

اِس تقریر کا مسلمانوں کی طرف سے جواب

حضورِ انور!

آج مسلمان رعایائے سرکار۔ روزے پورے ہوجانے کا شکریۂ خداوندی ادا کرنے کے لیے عیدگاہ میں موجود ہے۔ نیز اس مبارک موقع پر انسانی دلجوئی و دل افزائی کے لیے بندگانِ عالی کی تشریف آوری مسلمانوں کے دلوں پر ابرِ رحمت کا تو بن رہی ہے۔ اس لیے وہ لہلہاتے ہوئے دل یوں ترانہ سنجِ مسرّت ہیں ؎

روزے کھلے اک جہاں نے روزی پائی
ہیں عید کا چاند بندگانِ عالی

اِس تشریف آوری۔ رونق بخشی۔ قدم رنجہ فرمائی حضور پرنور کا شکریہ مع دیگر احسانات بیغایات، بے بضاعتی کے سبب ادا کرنے سے معذوری ہے۔ امید کہ اس معذوری کو مراحمِ خسروانہ کے بدولت معاف فرمایا جائے گا۔ اخیر میں اب اس مختصر معروضے کو دعائے دولت ... یہاں پر ختم کیا جاتا ہے اور عرض ہے کہ ؎

عمرت دراز باد کہ تا دورِ مشتری
ما از تو بہرہ خوریم تو از عمر بہرہ خوری

پیش کردہ حکیم محمد عمر فصیح۔ یکم شوال ۱۳۴۳ھ۔

(جرّی تحریر نمود)